حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، نبوت اور خاندانِ نبوت کی نظر میں

محمد یوسف شیخو پوری

آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل مکۃ المکرّمہ کی سنگلاخ اور بے آب وگیاہ وادیوں میں آفتابِ رسالت طلوع ہوا تو اس کی ابدی وتاباں کرنوں سے جہالت وضلالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں سرگرداں انسانیت کو رشد وہدایت اور فوز وفلاح کی منزل نصیب ہوئی اور کفر وشرک کی گھنگھور گھٹاؤں میں ''لِیُخرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورْ'' کا نظارہ ہونے لگا۔ چنانچہ آفتابِ نبوت کی ضوافشاں کرنیں اوّل اوّل جن خوش نصیب ہستیوں پر پڑیں ان میں ایک نام خلیفہ ثالث، امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بھی ہے، جنھیں بڑی بے دردی کے ساتھ مظلومیت کی حالت میں مدینۃ الرسول میں ۱۸/ذوالحجہ ۳۵ ہجری کو شہید کر دیا گیا۔

آپ کی اسلام میں اس قدر قربانیاں وکارنامے ہیں جن کی مثال پیش کرنے سے تاریخ انسانیت عاجز ہے۔ آیئے! آپ کی عظمت کے مختلف پہلوؤں سے ایک مخصوص حصہ کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

انسانی معاشرت کا بنیادی اصول ہے جس کو ہر ذی شعور آدمی سمجھتا ہے کہ کسی آدمی کا دوسرے خاندان کے ساتھ اچھے تعلقات کا ہونا ان کی آپس میں یگانگت، الفت ومحبت، اخوت ومودت اور قرب کا بیّن ثبوت ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نبوت اور اہل بیت نبوت کے ساتھ کس حد تک تعلق تھا اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

نسبی تعلقات:

۱۔ والد اور والدہ دونوں طرف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور حضرت عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن اُمیّہ بن عبدشمس بن عبد مناف۔ پانچویں پشت میں آپ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے اور والدہ کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت اَرْوٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد تھیں۔ آپ اُم حکیم بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم حضرت عبداللہ کے ساتھ توام (جڑواں) پیدا ہوئیں تھیں۔ یہیں (والد اور والدہ کا) تعلق دوسرے ہاشمی حضرات کے ساتھ بنتا ہے۔ حضرت عثمان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح حضرت علی، جعفر طیّار اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہم کی بھی پھوپھی زاد ہیں اور حضرت عباس وحضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہما کی بھانجی ہیں۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونور یعنی سیدہ رقیہ اور سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہما یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اور یہ دونوں نکاح وحی کے مطابق ہوئے اور اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا انفرادی کمال وخصوصیت یہ ہے کہ اولادِ آدم میں واحد آپ ہی ہی جن کے نکاح میں نبی ہی نہیں بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آئی ہیں۔ جبکہ آپ کے علاوہ کسی کے نکاح میں ایک نبی کی دو بیٹیاں جمع نہیں ہوئیں۔ '' وَ لَا یُعْرَفُ اَحَدٌ تَزَوَّجَ بِنْتَیْ نَبِیٍّ غَیْرَہٗ ''۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی، الصواعق المحرقہ لابن حجر)

پھر اس پر مستزاد یہ کہ جب دونوں صاحبزادیاں انتقال فرما گئیں اور آپؓ اس رشتہ کے انقطاع پر مغموم ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تسلی کے لیے جو یادگار جملے فرمائے یہ بھی واحد آپ ہی کا اعزاز ہے اور مزید لطف کی بات یہ ہے کہ ان جملوں کو نقل کر کے آنے والی انسانیت کو آگاہ کرنے والے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ''یعنی آپ نے فرمایا اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں باری باری سب کا نکاح عثمان سے کر دیتا حتیٰ کہ ایک بھی باقی نہ رہتی''۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوپر خاندانِ نبوّت کے اعتماد اور آپ کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

عن عقبة بن علقمه قال سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعتُ رسُولَ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ اَرْبَعِیْنَ بِنْتًا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ وَاحِدَةً بَعْد وَاحِدَةً حتّیٰ لَا یَبْقیٰ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً (الصواعق المحرقه ، اسد الغابة ، تاریخ الخلفاء)

۳۔ دونوں ہم زلف کے تعلقات صرف اپنی ذات تک ہی نہیں بلکہ یہ سلسلہ آگے بھی چلا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر شہید کربلا حضرت سیدنا حسین بن علی کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے ہوا اور دوسری بیٹی حضرت سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے زید بن عمرو بن عثمان سے ہوا۔ (طبقات ابن سعد، مقاتل الطالبین)

جیسے کل خود نانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں ایسے آج نواسہ یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بھی دو صاحبزادیاں جناب عثمانؓ کے دو پوتوں کے نکاح میں آئیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح آپ کے خاندان پر اہل بیت کے اعتماد کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ علماءِ رجال وتاریخ نے بہت سے نسبی تعلقات ذکر کیے ہیں۔

فضائلِ عثمانی کا اعتراف:

۱۔ جب ابن سبا کے ٹولے بلوائیوں سبائیوں اور باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر رکھا تھا اُس

دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لمبی گفتگو فرمائی۔ جس میں فرمایا: **واللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ.....الخ.**
عبارت کا ترجمہ ومفہوم یہ ہے کہ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ آپ سے میں کیا کہوں؟ (کیونکہ) میں کوبات ایسی نہیں جانتا جس سے آپ ناواقف ہوں اور نہ میں آپ کی کسی ایسی چیز کی طرف رہنمائی کرسکتا ہوں جو آپ کو معلوم نہ ہو، کسی معاملہ میں آپ سے میں سبقت نہیں رکھتا جس کی آپ کو خبر دوں اور نہ خلوت کی حالت میں میں نے کوئی چیز حاصل کی جو آپ تک پہنچاؤں، آپ نے رسولِ خدا کا دیدار کیا جس طرح ہم نے کیا، آپ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس طرح ہم نے سنا اور حضور علیہ السلام کے آپ بھی ہم نشین تھے جیسا کہ ہم نشین تھے اور ابوبکر بن ابی قحافہؓ اور عمر بن الخطابؓ حق بات پر عمل کرنے میں آپ سے زیادہ حق دار نہیں تھے اور اے عثمان! آپ نسبی قرابت میں ان دونوں سے رسولِ خدا کے زیادہ قریب ہیں اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دامادی کا شرف حاصل ہوا ہے جو ان دونوں کو نہیں ہوا''۔ (نہج البلاغۃ)

۲۔ خلافتِ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں آپ کی جماعت کے ایک شخص نے آپ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے سوال کیا تو جواباً آپ نے فرمایا: ''کہ عثمان کے حق میں میرا بہت اعلیٰ خیال ہے، بے شک عثمان اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا: **''اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقُوْ وَ آمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْ وَ اَحْسَنُوْا وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ .** (المستدرک، کنزالعمال)

۳۔ ایک موقع پر آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: **کَانَ عُثْمَانُ رضی اللّٰہ عنہ خَیرنا.....الخ۔** یعنی عثمان رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے بہتر تھے، صلہ رحمی کرنے والے تھے، سب سے زیادہ حیادار اور پاکیزہ تھے، اللہ سے بہت خوف کرنے والے تھے۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۷)

۴۔ ابن عساکر کے حوالہ سے کنز العمال کی روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بعض آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ بہترین شخص تھے، چوتھے آسمان میں آپ کا نام ذوالنورین ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے ان کو اپنی دو صاحبزادیاں نکاح میں دیں، (ایک موقع پر) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مکان خرید کر مسجد میں اضافہ کردے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے، سو عثمان نے وہ مکان خرید کر مسجد میں ملادیا۔ (ایک دوسرے موقع پر) جناب نبی علیہ السلام نے فرمایا: فلاں قبیلہ کا مربد (باڑہ) خرید کر عام مسلمانوں کے لیے جو آدمی وقف کرے گا اس کے لیے بخشش ہوگی۔ سو یہ بھی عثمان نے کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جیش العسرۃ یعنی غزوہ تبوک والے لشکر کے لیے تیاری کا سامان پیش کرے گا وہ عنداللہ مغفور ہوگا۔

سوعثمان نے پالان کسنے کی رسی تک سامان لشکر کومہیا کر دیا۔(کنز العمال، ج:۶،ص:۳۷۹)

برأتِ عثمانؓ برأتِ علیؓ ہے:

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے آپ کوحضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے بعد تیسرے نمبر پرسب سے افضل قرار دیا۔حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظروں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت و قیمت اس حد تک تھی کہ آپ نے فرمایا جوشخص عثمان کوایماندار نہیں سمجھتا وہ خود دینِ اسلام سے بیزار ہے،اس کے دین کا کوئی اعتبار نہیں۔قَالَ عَلِیٌّ رضی اللّٰہ عنہ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ دِیْنِ عُثْمَانَ فَقَدْ تَبَرَّأَ مِنَ الایْمانِ .(الاستیعاب، ج:۳،ص:۷۶)

میمون بن مہران حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ قحط آگیا،مسلمانوں پرتنگی وشدت کی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بے مثال جود وسخا کے دریا بہائے جوعنداللہ مقبول ہوئی پھر حضرت ابن عباسؓ کواس پرعجیب بشارتیں نصیب ہوئیں جوحضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں کامیابی کابیّن ثبوت ہے۔(ازالۃ الخفا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حاضر تھے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ عثمان پررحم کرے،اللہ کی قسم!وہ اپنے خدام اورغلاموں پرمہربانی کرنے والے تھے،نیکی کرنے والوں میں سب سے زیادہ افضل تھے،شب خیز وشب زندہ دار تھے،دوزخ کے ذکر پربہت زیادہ رونے والے تھے،عزت ووقار کے امور میں قائم ہوجانے والے تھے،بخشش وعطا کی طرف سبقت کرنے والے تھے،برائی کا انکار کرنے والے تھے،بہت وفادار تھے،اسلام کے لشکر کی (غزوہ تبوک کے موقع پر) تنگی میں امداد کرنے والے تھے،نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے،پس جوشخص عثمان کو برا بھلا کہے اللہ اس پرلعنت کرنے والوں کی لعنت وپھٹکار جاری رکھے قیامت کے روز تک۔(تاریخ المسعودی الشیعی، ناسخ التواریخ)۔یہ گیارہ عدد اقوال مفسرِ قرآن، حبر الامت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فرزند کے ہیں جن کے بارے اہل رفض کہتے ہیں کہ ان کاعلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم سے آیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کاعلم جناب نبی کریم علیہ السلام سے آیا ہے اور آپ علیہ السلام کاعلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔(کشف الغمہ، ج:۱،ص:۵۰۷)

حضرت حسن بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما کا فرمان:

''کتاب التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمان'' میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا کوفہ میں دیا گیا طویل خطبہ ہے

جس میں آپ نے اپنا خواب ذکر کیا کہ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلماً شہید کیا جانا اور عنداللہ اس کا مطالبہ کیا جانا مذکور ہے، پھر اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تائید کرنا بھی مذکور ہے۔ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اِنَّ اَبَا بَکْرٍ مِّنِّی بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ وَ اَنَّ عُمَرَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الْبَصَرِ وَ اَنَّ عُثْمَانَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الْفُؤَادِ ......الخ ۔یعنی بے شک ابوبکر میرے گوش کی طرح ہیں اور عمر بمنزلہ میری آنکھ کے ہیں اور عثمان میرے دل کے قائم مقام ہے۔(معانی الاخبار، از ابن بابویہ قمی)

سیدنا زین العابدین بن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا فرمان:

ایک موقع پر حضرت زین العابدین کے پاس عراق کے کچھ لوگ آئے اور خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے حق میں طعن و اعتراضات کیے۔ جب وہ اپنے کلام سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تم اُن لوگوں میں سے ہو جو اوّلین مہاجرین تھے؟ کیا تم کو اللہ کی رضا کے حصول میں اپنے مکانات سے نکالا گیا؟ یوں متعدد سوالات کرنے کے بعد انھوں نے جواباً کہا ہم اُن میں سے نہیں ہیں، تو آپ نے فرمایا میں تمھارے حق میں گواہی دیتا ہوں کہ تم تو اُن لوگوں میں سے بھی نہیں ہو جن کے حق میں قرآن نے کہا: وَالَّذِیْنَ جَآؤُا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ آمَنُوْا ۔(ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے (یعنی سابقین اولین کے) بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے ہو گذرے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھیو) پھر اُن لوگوں سے ناراض ہو کر فرمایا: اُخْرُجُوْا عَنِّیْ فَعَلَ اللّٰہِ بِکُمْ (کشف الغمہ ،حلیۃ الاولیاء) یعنی تم یہاں سے نکل جاؤ اللہ تمھارے ساتھ وہی معاملہ کرے جس کے تم اہل ہو۔

سیدنا جعفر صادق بن سیدنا محمد باقر کا فرمان:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سیدنا جعفر صادق اپنے والد سیدنا محمد باقر سے نقل کرتے ہیں: ''عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان عثمان تختم فی الیسار '' کہ حضرت عثمان رضی اللہ اپنی انگشتری یعنی انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔(طبقات ابن سعد) روافض کے پانچویں اور چھٹے امام خلفاءِ راشدین کے عمل کو حجۃ سمجھتے اور دینی مسائل میں ان کے اعمال سے استدلال کرتے تھے۔فروع کافی کی روایت کے مطابق سیدنا جعفر صادق قربِ قیامت، ظہور مہدی کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''آخر دن آسمان سے یہ نداء آئے گی کہ عثمان اور ان کی جماعت کامیاب ہے''۔

معلوم ہوا کہ خاندانِ نبوت کو خلفاءِ راشدین پر مکمل اعتماد تھا، دل وجان سے ان کا احترام کرتے اور ان کی اتباع ومسلک پر چلتے تھے۔ ان میں آپس میں کوئی مجادلت ومناقشت، منافرت ومخاصمت نہ تھی بلکہ یگانگت واتحاد، الفت ومحبت، مودت واخوت تھی۔ اب نبوت اور خاندانِ نبوت کے ساتھ محبت وعقیدت کا حق یہ ہے کہ ان حضرات کی طرح ہم بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے سوءِ ظن سے بچیں اور ان کے اقوال وفرامین پر عمل کریں اور محبت وعقیدت کی نظر سے یہ عقیدہ رکھیں:

عاشقِ ذات خدا بے شک ہیں عثمان غنیؓ — پیکرِ شرم و حیا بے شک ہیں عثمان غنیؓ
ثبت جس نے چار جانب دین کا پرچم کیا — وہ رفیقِ مصطفیٰ بے شک ہیں عثمان غنیؓ
مال و زر جس نے لٹایا دینِ برحق کے لیے — منبعِ جود و سخا بے شک ہیں عثمان غنیؓ
اسوۂ نبی کے تھے کامل نمونہ بالیقیں — ناشرِ شرعِ ہُدیٰ بے شک ہیں عثمان غنیؓ
نورِ چشم مصطفیٰ دو آئیں ان کے عقد میں — باحیا، باصفا، بے شک ہیں عثمان غنیؓ
غازی دینِ خد ہیں اور شہیدِ راہِ حق — پیکرِ صبر و رضا بے شک ہیں عثمان غنیؓ
نبی نے ذی النورین کا رتبہ کیا جن کو عطا — وہ سراپا باحیا بے شک ہیں عثمان غنیؓ
یادِ حق رات دن انور رہے جو عمر بھر — وہ مجسم باصفا بے شک ہیں عثمان غنیؓ

☆......☆......☆

دعاءِ صحت

★ قائد احرار، ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
★ مجلس احرارِ اسلام ملتان کے سرپرست اور رکن مرکزی مجلس شوریٰ صوفی نذیر احمد
★ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند گرامی جناب خواجہ رشید احمد صاحب
★ لاہور کے بزرگ احرار کارکن چودھری محمد اکرام صاحب
★ قاری ظہور رحیم عثمانی کے بیٹے محمد علی ★ مدرسہ معمورہ ملتان کا سابق طالب علم حافظ محمد اویس سنجرانی
★ مجلس احرار اسلام ملتان کے قدیم کارکن محمد یعقوب خان خواجکزئی

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ تمام مریضوں کی صحت یابی کے لیے دعاء فرمائیں، اللہ تعالیٰ سب کو شفا کاملہ عطا فرمائے۔ آمین